''معجزہ مشکل کشا حضرت علیؓ''

تحریر = مسعود الرحمٰن، فیصل آباد

گذشتہ سے پیوستہ

آخری قسط

یہ ہے دوسرے معجزے کا نام۔ اس میں بھی تقریباً وہی بات دہرائی گئی ہے جو کہ پہلے معجزے میں ہے کہ .....

ایک لکڑ ہارے کو خواب کی حالت میں ''نقاب پوش'' ملتے ہیں وہ اسے چند سنگریزے دیتے ہیں کہ ان کو بھنوا کر ان پر ختم دلا دینا، تمہارے غربت کے دن ختم ہو جائیں گے۔ لکڑہارا یہ پتھر اپنی بیٹی کو دے دیتا ہے وہ انہیں کمرے میں پھینک دیتی ہے۔ اگلی صبح اس کی بیوی کمرے کو جگمگاتا دیکھ کر بہت حیران ہوتی ہے کیونکہ وہ پتھر ہیرے بن چکے ہوتے ہیں۔ لکڑہارا انہیں بیچ کر دولت اکٹھی کر کے حج کا ارادہ کرتا ہے اور جاتے جاتے اپنی بیوی سے کہہ جاتا ہے کہ ہر مہینے مشکل کشا حضرت علیؓ کے نام کی شیرینی بانٹ دینا۔ لیکن وہ ختم دلانا بھول جاتی ہے۔ آخر یہ بادشاہ کی بیوی کی سہیلی بن جاتی ہے۔ ادھر اس کی بیٹی کا ہار گم ہو جاتا ہے۔ بادشاہ شبہ کی بنیاد پر لکڑہارے کی بیوی کو قید کر دیتا ہے ادھر لکڑہارے کو ڈاکو لوٹ لیتے ہیں اور وہ بھی غریب ہو کر واپس آتا ہے اور آکر بادشاہ سے التجا کرتا ہے کہ مجھے بھی قید میں ڈال دو۔ قید خانے میں لکڑہارے کو خواب آتی ہے کہ وہی نقاب پوش آتے ہیں اور کہتے ہیں تو نے ختم نہیں دلایا تھا سو تجھ پر مشکل آئی۔ اب اٹھ تیرے تکیے کے نیچے ۵ پیسے پڑے ہیں۔ ان کی شیرینی منگا کر بانٹ دے تیری مشکل حل ہو جائے گی۔ وہ اٹھتا ہے اور ایک لڑکے سے جو کہ گھوڑے پر سوار ہوتا ہے کہتا ہے کہ شیرینی لا دو لیکن وہ انکار کرتا ہے اور مر جاتا ہے۔ اسی لڑکے کا باپ شیرینی لا دیتا ہے تو اس کا بیٹا زندہ ہو جاتا ہے اور لکڑہارے کی مشکل بھی حل ہو جاتی ہے (مشکل کشا حضرت علیؓ کا معجزہ)

اس قصے میں بھی تقریباً پہلے جیسے واقعات ہیں۔ کوئی علم نہیں کہ یہ واقعہ کب ظہور پذیر ہوا۔ بہرحال ''تقلید'' کا یہی تو فائدہ ہے کہ ''تحقیق'' کرنے کی ''تکلیف'' نہیں اٹھانا پڑتی۔ بقول اقبالؒ ۔

ہند میں حکمت دیں کوئی کہاں سے سیکھے نہ کہیں لذت کردار نہ افکار عمیق
حلقہ شوق میں وہ جرأت اندیشہ کہاں آہ محکومی و تقلید و زوال تحقیق

اس عبارت میں "مصیبتوں" کو جواز بنا کر "ختم" کے جواز کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے حالانکہ دنیا کا کوئی "مسئلہ" اس بدعت کبریٰ کو ثابت نہیں کر سکتا۔ میں پوچھتا ہوں کہ ہم اہلحدیث جو نہ صرف یہ کہ "ختم" نہیں دلاتے بلکہ اس کے خلاف "جہاد" کا عزم لئے ہوئے ہیں، ہم پر کتنی مشکلات آتی ہیں؟ ..... حقیقت یہ ہے کہ ہمارا ایمان ہے کسی مصیبت، مشکل، دکھ، تکلیف، سکھ، خوشی یا مسرت کا اختیار اگر ہے تو صرف رب ذوالجلال کے پاس ہے کیونکہ ..... ہے

ان اللہ علی کل شیء قدیر ○ تحقیق اللہ ہر چیز پر قادر ہے (البقرہ۔ ۲۰)

اور پھر ایک "بدعت پر عمل کرنے سے" مصیبتوں کا نازل ہونا تو بالکل ناقابل فہم ہے۔ اس عبارت میں بھی وہی بات کہ جس لڑکے نے "اہتمام ختم" میں مدد نہ کی تھی وہ مر گیا اور جب اس کے باپ نے شیرینی لا دی تو وہ زندہ ہو گیا اور یہ بات بالکل اسلام کے خلاف ہے۔ نہ صرف اسلام بلکہ یہ بات اصول دنیا کے بھی خلاف ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اسی معجزے میں بھی عقیدہ توحید پر ضرب لگتی ہے اور حضرت علیؓ سے مدد مانگی جا رہی ہے حالانکہ اللہ کا واضح فرمان ہے کہ .....

ضعف الطالب والمطلوب ○ (جو اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں تو) وہ پکارنے والے بھی کمزور ہیں اور جن کو پکارا جاتا ہے وہ بھی کمزور ہیں (سورہ حج ۔ ۷۳)

ماشاء اللہ! آج کی امت کا بھی کیا حال ہے کہ ۔

جو کروٹ بدلنا نہیں جانتے ہیں انہیں آپ مشکل کشا مانتے ہیں

اس معجزے کے آخر میں دیئے گئے چند جملے بے حد اہم اور معنی خیز ہیں آیئے ذرا انہیں دیکھتے ہیں "دعا ہے کہ جس طرح لکڑ ہارے کی مشکل آسان ہو گئی اسی طرح تمام مومنین و مومنات کی بحق ائمہ طاہرین مشکلیں حل ہو جائیں (معجزہ مشکل کشا علیؓ ص ۸)

یہ بات بے حد عام ہے کہ اہل تشیع خود کو ہم مسلمانوں سے ممتاز رکھتے ہیں۔ ہم جب "اہل اسلام" کی بات کرتے ہیں تو خود سمیت سب کو "مسلمان" کہتے ہیں لیکن شیعہ حضرات ہم

پر اپنی برتری دکھاتے ہوئے اپنے لئے "مومنین" اور اپنی خواتین کے لئے "مومنات" کا لفظ استعمال کرتے ہیں گویا یہ معاملہ مزید تقویت پکڑتا ہے کہ یہ "معجزاتی سازش" واقعی شیعیت کی ہے۔ اب آگے آئیے اسی عبارت میں ایک لفظ ہے "ائمہ طاہرین" ۔ اگر آپ "مومنین و مومنات" کی حقیقت سمجھ کر اس لفظ کو پڑھیں گے تو صاف معلوم ہو گا کہ ان "ائمہ" سے مراد کون سے ائمہ ہیں؟ یقیناً ان سے مراد ائمہ اہل سنت نہیں بلکہ شیعوں کے اپنے ۱۲ "ائمہ معصومین" ہیں۔ لہٰذا ! دوستو ! یہی گزارش ہے کہ خدارا شیعیت کے گھناؤنے روپ کو پہچانئے۔ ان کی سازشوں سے خود بھی بچئے اور اپنے اہل خانہ کو بھی بچائیے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم شرک کا ارتکاب کر کے جہنم کی اتھاہ گہرائیوں میں جاگریں۔

اب آئیے تیسرے معجزے کی طرف جسے "بی بی فاطمہؓ کا معجزہ" کے نام سے شہرت حاصل ہے۔

اس معجزے میں ایک خاص بات یہ ہے کہ جب بھی کوئی خاص جملہ آتا ہے تو اس کے اختتام پر ایک لفظ "صلوۃ" لکھا ہوتا ہے اور یہ صلوۃ کیا ہے تو یہ یوں واضح ہوتا ہے کہ .....

اللھم صل علی علیہ محمد وعلی الہ محمد (بی بی فاطمہ کا معجزہ ص ۱۶)

اگر آپ کو شیعہ مجالس سننے کا اتفاق ہوا ہو تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس میں ذاکر دوران تقریر سامعین سے کہتا رہتا ہے کہ "صلوۃ پڑھو" اور پھر سامنے بیٹھے ہوئے بالکل یہی الفاظ دہراتے ہیں اور یہی حال ان گھروں کا ہے جہاں یہ معجزات پڑھائے جاتے ہیں کہ جیسے ہی لفظ "صلوۃ" آتا ہے سب خواتین یہی الفاظ دہرانے لگتی ہیں۔ گویا شیعیت کافی حد تک لوگوں کو اپنی طرف مائل کر چکی ہے۔ کاش مسلمان یہ سازش سمجھ سکیں۔

اس معجزے میں قصہ یہ ہے کہ ایک عورت کا بچہ کمہار کے آرے (بھٹی) میں گر جاتا ہے جس کے سبب وہ عورت بے ہوش ہو جاتی ہے۔ خواب میں بی بی نقاب پوش ملتی ہیں اور کہتی ہیں کہ اگر تو منت مان لے کہ میں جناب سیدہ کا معجزہ سنوں گی تو تیرا لڑکا آرے سے زندہ واپس نکل آئے گا۔ وہ عورت اس بات کی منت مان لیتی ہے کہ اتنے میں شور کی وجہ سے اس کو ہوش آجاتا ہے اور وہ یہ دیکھ کر حیران ہوتی ہے کہ اس کا بیٹا آرے سے باہر نکل آیا ہے۔ وہ عورت محلے کی عورتوں سے کہتی ہے کہ آؤ بی بی فاطمہؓ کا معجزہ سنیں لیکن وہ انکار کر دیتی ہیں بہرحال وہ

عورت جنگل میں جاتی ہے تو اسے وہاں بی بی نقاب پوش ملتی ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میں سیدہ فاطمہ ہوں ادھر آ میں تجھے وہ معجزہ سناتی ہوں۔ وہ کہتی ہیں کہ .....

مدینے میں ایک یہودی کی لڑکی کی شادی تھی۔ وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر حضرت فاطمہؓ کو ساتھ لے جانے کی اجازت مانگتا ہے تو حضرت فرماتے ہیں کہ اس کا ذکر جناب امیر سے کرو۔ یہودی حضرت علی کے پاس آتا ہے تو وہ اسے حضرت فاطمہ کی طرف بھیج دیتے ہیں۔ وہ گھر آکر حضرت فاطمہ سے عرض کرتا ہے کہ آپ چلیں تو وہ فرماتی ہیں کہ علی سے اجازت لے لو تو اس نے کہا کہ میں آنحضرت اور امیرالمومنین سے پہلے ہی اجازت لے چکا ہوں بس آپ چلیں۔ خیر! جناب سیدہ اسے سواری کا کہہ کر بھیج دیتی ہیں اور خود اللہ سے دعا مانگتی ہیں کہ میں تیرے رسول کی بیٹی اور تیری کنیز ہوں نہ میرے پاس کپڑے ہیں اور نہ کوئی سامان۔ ایسی حالت میں شادی میں کیسے جاؤں؟ ادھر دعا ختم ہوئی ادھر حوریں کشتی میں جنت کے زیورات اور لباس لے کر آجاتی ہیں اور جناب سیدہ کو خود تیار کرتی ہیں پھر آپ ان کے گھر جاتی ہیں تو آپ کے نور سے گھر روشن ہو جاتا ہے اور تمام یہودی عورتیں بیہوش ہو جاتی ہیں اور دلہن مر جاتی ہے۔ آپ پھر دعا کرتی ہیں کہ اللہ میری عزت رکھ لے۔ ادھر دعا ختم ہوئی ادھر دلہن زندہ ہو جاتی ہے اور پانچ سو یہودی عورتیں مسلمان ہو جاتی ہیں (بی بی فاطمہ کا معجزہ ۲ - ٦)

اس من گھڑت عبارت کا گھناؤنا پہلو یہ ہے کہ اس میں حضرت ابو بکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کی خلافت پر چوٹ کی گئی ہے۔ ذرا یہ الفاظ غور سے دیکھئے۔

"آنحضرت نے فرمایا کہ حضرت امیر سے پوچھو اور یہودی کا یہ کہنا کہ میں حضرت امیر المومنین سے پہلے ہی اجازت لے چکا ہوں" گویا یہ تاثر دیا گیا ہے کہ آنحضرتؐ اپنی زندگی میں ہی حضرت علی کو خلیفہ نامزد کر گئے تھے اور اس بات سے یہودی تک بھی واقف تھے۔ حالانکہ حضرت ابو بکرؓ وہ صحابی رسولؐ تھے کہ جنہیں حضورؐ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے مصلے پر امام بنا دیا تھا اور جن کی اقتدا میں حضرت علی سمیت تمام صحابہ نے نمازیں ادا کی تھیں اور آنحضرتؐ کے اسی موقع پر الفاظ تھے کہ

ویابی اللہ والمومنون الا ابا بکر ابو بکر تیری امامت کے سوا کسی دوسری امامت پر نہ عرش والا راضی ہے اور نہ ہی فرش والے مسلمان (صحیح بخاری)

اس عبارت کا دوسرا جھوٹا پہلو یہ ہے کہ اس میں اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ جیسے یہودی مسلمانوں کے ساتھ بڑے اخلاق سے پیش آتے تھے حالانکہ مسلمان مدینے میں سب سے زیادہ تنگ ہی یہودیوں سے تھے اور آنحضرت فرماتے تھے کہ یہودیوں کو مکہ مدینہ سے نکال دو۔

قرآن پاک میں جگہ جگہ یہود و نصاریٰ کی مذمت کی گئی ہے لیکن صرف حوالے اور اصل حقیقت جاننے کے لئے یہی آیت کافی ہے کہ .....

یاایها الذین امنوا لا تتخذوا بطانة من دونکم لا یالونکم خبالا ط ودوا ما عنتم ج قد بدت البغضاء من افواههم ج وما تخفی صدورهم اکبر ط قد بینالکم الایت ان کنتم تعقلون ○ اے ایمان والو تم اپنوں کے سوا کسی کو راز داں نہ بناؤ یہ لوگ تمہاری خرابی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم کو تکلیف پہنچے۔ دشمنی تو ان کے مونہوں سے ظاہر ہوتی ہے اور جو کچھ ان کے جی میں مخفی ہے وہ اس سے کہیں زیادہ (خطرناک) ہے۔ ہم نے تم پر نشانیاں واضح کر دی ہیں اگر تم سمجھ رکھتے ہو (آل عمران آیت ۱۱۷)

آنحضرتؐ سے یہود دشمنی کا اندازہ صرف اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ .....

یہود آنحضرتؐ کو السلام علیکم کہنے کی بجائے "السام علیک" کہتے تھے کہ جس کے معنی ہیں کہ تجھ کو موت آئے۔ (صحیح بخاری شریف)

غرض ان باتوں کے پیش نظر کیسے ممکن ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنی پیاری لخت جگر کو یہودی کے گھر جانے کی اجازت دے دی ہو گی۔ اس قصے کے جھوٹے ہونے کے لئے یہ دلیل بھی کافی ہے کہ فتح مکہ کے وقت ہزاروں کفار مسلمان ہوں تو ہمیں آج چودہ سو سال بعد بھی علم ہو جائے اور حضرت سیدہ ۵۰۰ عورتیں مسلمان کریں اور اس کا کہیں ذکر تک نہ ہو۔ واضح ہوا کہ یہ سب "خود تراشیدہ" باتیں ہیں۔ یہ فقط مسلمانوں کو خرافات میں دھکیلنے اور ان کے عقیدہ توحید کو کمزور کرنے کی گھناؤنی شیعی سازش ہے حالانکہ اگر اللہ کسی کو مصیبت میں ڈالنا چاہے تو کوئی بھی اس کے آگے دم نہیں مار سکتا ..... **وان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو ط** اور اگر اللہ تمہیں کسی قسم کا نقصان پہنچانا چاہے تو کوئی نہیں جو اس نقصان سے تمہیں بچا سکے (انعام ۱۷ یونس ۱۰۷)

اس تمام بحث سے واضح ہوتا ہے کہ ان معجزات کا پڑھنا حقیقت میں اللہ سے شرک کرنا

ہے اور شرک کی سزا خود رب کائنات بیان کرتا ہے **انه من یشرک باللہ فقد حرم اللہ علیه الجنته وماوا النار** جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو اس پر اللہ نے جنت حرام کر دی اور اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہے (المائدہ ۷۲) آخر میں گزارش ہے کہ ہمیں اسلام دشمن قوتوں کے ارادوں سے باخبر ہونا چاہئے ایسا نہ ہو کہ ہم ان کے چنگل میں آجائیں اور جسے ہم نیکی سمجھتے ہوں وہی آخرت میں ہمارے لئے عذاب کا سبب بن جائے اللہ ہمیں ہر فتنے سے محفوظ فرمائے ہمیں صحابہ کی محبت نصیب فرمائے۔ دشمنان صحابہؓ کو تباہ کرے اور ہمیں عقیدہ توحید پر مستقل فرمائے۔ آمین

حواشی ابوالکلام آزاد

زیر مطالعہ کتابوں پر

مرتب
سید مسیح الحسن

قیمت 150

اس کتاب میں مرتب نے مولانا ابو الکلام آزاد کے زیر مطالعہ کتابوں پر ان کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے حواشی اور اشارات کو ترتیب دیا ہے۔ اہل علم و تحقیق کے لئے یہ ایک بنیادی کتاب ہے جس میں فلسفہ و مذہب، ادب و تذکرہ اور جغرافیہ و تاریخ جیسے موضوعات کی مختلف کتابوں پر مولانا آزاد کے اہم تنقیدی تبصرے شامل ہیں

مکتبہ قدوسیہ
غزنی سٹریٹ
اردو بازار
لاہور۔ پاکستان